روزنامہ
الفضل ربوہ
خطبہ نمبر ۶
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴
فون: ۴۴۹
(ایڈیٹر) نسیم سیفی

جلد ۷۴/۳۹ | بدھ یکم رجب ۱۴۰۹ھ ۸ تبلیغ ۱۳۶۸ھش ۸ فروری ۱۹۸۹ء | نمبر ۳۴

خدائی مذہب کی علامت

وہ مذہب جو محض خدا کی طرف سے ہے اس کے ثبوت کے لئے یہ ضروری ہے کہ وہ منجانب اللہ ہونے کے نشان کی خدائی مہر اپنے ساتھ رکھتا ہو۔
حضرت اقدس

Digitized By Khilafat Library Rabwah

خطبہ جمعہ

فی زمانہ دُنیا میں طُوفانِ نُوح کی طرح معاصی کا ایک ہمہ گیر طوفان آیا ہوا ہے

دنیا بھر میں پھیلی ہوئی بدیوں میں سے ایک مالی بے راہ روی کی عالمگیر وبا بھی ہے

نظام جماعت کا فرض ہے کہ وہ خصوصاً مالی بے راہ روی کے ازالہ کیلئے بیدار مغزی سے اقدامات کرے

فرمودہ سیّدنا حضرت مرزا طاہر احمد صاحب امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

بتاریخ ۲۱ اکتوبر ۱۹۸۸ء بمقام بیت الفضل لندن

معاصی کا طوفانِ عظیم اور اس سے بچانیوالی کشتی

حضور نے فرمایا:۔

"گزشتہ جمعہ سے مَیں نے یہ مضمون شروع کیا تھا کہ جب بھی کوئی مسلمان سیلاب کی غیر معمولی تباہ کاریاں دیکھتا ہے تو اُس کا ذہن طوفانِ نوحؑ کی طرف منتقل ہو جاتا ہے اور اخباروں میں آپ کو یہ مضمون عموماً دکھائی دیں گے کہ یہ خدا کا عذاب ہے جس سے بچنے کے لئے ہمیں کچھ کرنا چاہیئے۔ ایک احمدی ...... کا ذہن صرف ہزاروں سال پہلے کے حضرت نوحؑ کے واقعہ ہی کی طرف منتقل نہیں ہوتا بلکہ حضرت (بانیٔ سلسلہ۔ ناقل) کی کتاب کشتی نوح کی طرف بھی منتقل ہوتا ہے جس سے پتہ چلتا ہے کہ اس زمانے کے سیلابوں کی تباہ کاریوں سے بچانے کے لئے حضرت (بانیٔ سلسلہ۔ ناقل) کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایک کشتی عطا کی گئی۔ اس کے ساتھ ہی مَیں نے یہ ذکر کیا تھا کہ "کشتی نوح" کے مطالعہ سے پتہ چلتا ہے کہ جن سیلابوں کی تباہ کاریوں کا اس زمانے کے تعلق میں ذکر ہے وہ درحقیقت گناہوں کے سیلاب اور معاصی کے طوفان ہیں۔ جب بدعملی زور پکڑتی ہے اور موجیں مارتی ہے تو ہر قسم کے جرائم دنیا میں اچھلنے لگتے ہیں اور اُن کے نتیجہ میں قومیں غرق ہو جاتی ہیں۔ بعد میں انسان کی تباہی خواہ کچھ لمبا وقت لے یا تھوڑا وقت لے وہ ایک منطقی نتیجہ کے طور پر ظاہر ہوتی ہے حضرت (بانیٔ سلسلہ۔ ناقل) کو روحانی معنوں میں نوح کا جو لقب عطا فرمایا گیا وہ حضرت اقدس محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی نسبت سے سمجھا جا سکتا ہے

طوفانِ نوحؑ کی وسعت اور اس کا اصل مفہوم

اگرچہ حضرت نوحؑ کے طوفان کے متعلق بھی یہی کہا جاتا ہے کہ ساری دنیا غرق ہو گئی تھی مگر جہاں تک انسانی تحقیق کا تعلق ہے نہ یہ بات قرین قیاس ہے، نہ تاریخی اور سائنسی شواہد سے ثابت ہے اور نہ عقل اس کو تسلیم کر سکتی ہے کہ ایک بارش کے نتیجہ میں تمام دنیا کے بڑے بڑے خطے غرق ہو چکے ہوں اور کسی جگہ کوئی پناہ گاہ باقی نہ رہے۔ زمین کی اُونچ نیچ اس کا طول و عرض اور اس کے نقشے کی کیفیت یہ ساری چیزیں اس تصور کو رد کرتی ہیں۔ لیکن اس کے باوجود یہ قطعی طور پر درست ہے کہ وہ دنیا جس کی طرف حضرت نوحؑ مامور فرمائے گئے تھے ہو سکتا ہے اُس وقت انسانی آبادی وہیں تک سمٹی ہو۔ اس پہلو کو ہرگز عقلاً یا سائنس کے نقطۂ نگاہ سے رد نہیں کیا جا سکتا کہ انسانی معاشرہ کی ترقی یافتہ صورت

Digitized By Khilafat Library Rabwah

انہی علاقوں میں بستی ہو جن علاقوں میں حضرت نوح؏ خدا کا پیغام لے کر آئے اور چونکہ وہ انسانوں کی ترقی یافتہ صورت تھی اور وہ ایک ایسی تہذیب تھی جو تمام دنیا کے انسانوں کی نمائندگی کر رہی تھی اس لئے ان کی غرقابی کو سب دُنیا کی غرقابی قرار دیا گیا۔ وہ امتوں کے بیج تھے وہ ایسے لوگ تھے جن سے آئندہ تہذیبی اُمتیں قائم ہونی تھیں۔ ان معنوں میں اُن کو خدا تعالیٰ نے تمام دنیا کے نمائندہ کے طور پر جب غرق فرمایا تو نقشہ ایسا کھینچا کہ گویا سب دنیا غرق ہو گئی۔ لیکن جہاں تک (اللہ تعالیٰ کے ارشادات۔ ناقل) کا تعلق ہے واضح طور پر کسی جگہ بھی یہ نہیں فرمایا گیا کہ تمام دنیا غرق ہو گئی۔ بائبل کی کہانیوں میں تو یہ آپ کو ملے گا دوسرے قصوں میں یہ بات مذکور ہو گی لیکن (اللہ تعالیٰ۔ ناقل) نے صاف لفظوں میں کسی ایک جگہ بھی ساری دُنیا کی غرقابی کا ذکر نہیں فرمایا۔ ہاں حضرت نوح؏ کے مخاطبین کا ذکر فرمایا ہے۔ حضرت نوح علیہ الصلوٰۃ والسلام کا جو لوگ مذاق اڑاتے اور تمسخر کرتے تھے اور کشتی بنانے کے وقت پاس سے گزرتے ہوئے کئی قسم کے طعن و تشنیع سے کام لیتے تھے وہ وہی لوگ تھے جن سے حضرت نوح؏ مخاطب تھے۔ ہاں دوسرے پہلو کا ذکر (اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ ناقل) ہے جو میں نے ابھی بیان کیا ہے کہ اُن کو تمام دنیا کا نمائندہ ضرور سمجھا گیا اور تمام امتوں کا خلاصہ قرار دیا گیا۔ چنانچہ (اللہ تعالیٰ۔ ناقل) فرماتا ہے کہ حضرت نوح؏ سے مخاطب ہو کر یہ فرمایا گیا: .... کہ تو ہماری طرف سے سلامتی کے ساتھ اس سفر پر روانہ ہو جو کشتی کا سفر ہے۔ .... اور اس حالت میں کہ خدا تعالیٰ کی برکتیں تیرے ساتھ ہیں .... اور اُن امتوں کے ساتھ ہیں جو تیرے ساتھ ہم سفر ہیں۔

بعض علماء یہ سمجھتے ہیں کہ یہاں امتوں سے مراد مختلف قسم کے جانور تھے جو اپنی اپنی قوم کے نمائندے تھے حالانکہ (اللہ تعالیٰ۔ ناقل) جانوروں کے متعلق یہ لفظ استعمال نہیں فرما سکتا کہ وہ برکتیں اور رحمتیں جو نبیوں کو عطا ہو رہی ہیں وہ اُن کے ساتھی جانوروں کو بھی عطا ہوں گی۔ محض ایک لغو تصور ہے جس کو (اللہ تعالیٰ پناہ دے اللہ تعالیٰ۔ ناقل) کی طرف منسوب کیا جاتا ہے۔ پھر اسی آیت کا اگلا ٹکڑا اس بات کو خوب کھول رہا ہے کہ امتوں سے کون مراد ہے۔ فرمایا........ اور ایسی اُمتیں بھی ہیں جو کشتی میں سوار ہیں لیکن ہم ان کو فائدے سے محروم تو نہیں رکھیں گے، ہاں کچھ فائدہ کے بعد اُن کی بعد میں پیدا ہونے والی بداعمالیوں کے نتیجہ میں اُن کو دردناک عذاب میں مبتلا کریں گے۔ جانوروں کے متعلق تو خدا تعالیٰ کی یہ تقدیر نہیں ہے کہ کچھ فائدے پہنچانے کے بعد جانوروں کی نسلوں کو عذاب میں مبتلا کیا جائے۔ آخر کیوں کیا جائے وہ تو شریعت کے مکلف نہیں ہیں اس لئے اس آیت کے آخری حصے نے اس مضمون کو خوب کھول دیا ہے کہ حضرت نوح علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ساتھ سوار لوگ تمام دنیا کی امتوں کے نمائندہ تھے اور ان کے اندر وہ بیج موجود تھا جس سے اُمتیں پیدا ہوتی ہیں۔ اس پہلو سے وہ دنیا غرق کی گئی یعنی تمام دنیا گویا ڈوب گئی جب خدا تعالیٰ نے اس بیج کو محفوظ کر کے باقی سب لوگوں کو جو ان کے مٹانے کے درپے تھے ہلاک کر دیا۔ اس نقطۂ نگاہ کو سمجھنا ایک احمدی کے لئے بہت ہی ضروری ہے۔

جماعت احمدیہ پر عائد ہونیوالی بے انتہا عظیم ذمہ داری

جیسا کہ میں نے کہا تھا حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حوالے سے کشتیٔ نوح کی سمجھ آئے گی کہ یہ کشتی نوح؏ واقعۃً تمام دنیا کے انسانوں کو بچانے کے لئے بنائی گئی ہے حضرت نوح؏ کے زمانے کے چند لوگوں کو بچانے کے لئے نہیں۔ جن کا تعلق ایک قوم سے تھا بلکہ چونکہ حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سرداری اور آپ کی سیادت تمام دنیا پر محیط ہے اس لئے جو بھی آپ کا سچا غلام ہو گا اگر اُسے نوح؏ کا خطاب دیا جائے تو اس سیلاب کا تعلق بھی سب دنیا سے ہو گا اور اس کشتی کا تعلق بھی سب دنیا سے ہو گا۔ اس پہلو سے جماعت احمدیہ کے اوپر بے انتہا عظیم ذمہ داری عاید ہوتی ہے کہ وہ اس کشتی کی حفاظت کریں جو کشتی اُن کے اخلاق سے تعمیر ہو رہی ہے، جو کشتی ان کی نیکیوں سے تعمیر ہو رہی ہے، جو کشتی ان کو بدیوں سے بچا رہی ہے۔ اور نیکیوں کی تلقین کر رہی ہے اور ان کی نیکیوں میں نشوونما پیدا کر رہی ہے جس طرح نوح؏ کے سیلاب سے کشتی بلند ہوئی تھی اور جس طرح طوفانِ نوح نے ہر چیز کو غرق کر دیا تھا مگر اس کشتی کو غرق نہیں کر سکا تھا اسی طرح بدیوں کا سیلاب خواہ کتنا بلند سے بلند ہوتا چلا جائے اگر حضرت ربانی سلسلہ۔ ناقل) کی کشتی میں بیٹھ کر آپ اپنے اخلاق کی حفاظت کریں گے تو آپ بھی اس کے مطابق بلند تر ہوتے چلے جائیں گے۔ معاصی کا یہ سیلاب غرق کرنے کی بجائے آپ کو سربلندی عطا کرے گا اور عظمتیں عطا کرے گا کیونکہ معاصی کا سیلاب جتنا بلند ہو گا اتنی ہی آپ کی اخلاقی عظمت نمایاں ہو کر دُور دُور سے دنیا کو دکھائی دینے لگ گی۔ لیکن اگر آپ نے اس کو کھیل سمجھا اور یہ سمجھ لیا کہ ہر شخص جو ظاہری کشتی میں آچکا ہے وہ لازماً بچایا جائے گا تو یہ درست نہیں (اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ ناقل) .... اور اس کشتی میں ایسی اُمتیں بھی سوار ہیں جنہیں بچایا جا رہا ہے جو کچھ عرصہ فائدہ بھی اٹھائیں گی لیکن بدبختی اور بدقسمتی سے آئندہ ان کی نسلوں میں گناہگار پیدا ہوں گے۔ اُن گناہوں کا بیج ان لوگوں کے اندر موجود تھا جن کا ذکر کیا گیا ہے خدا کی ستاری نے اس کو ڈھانپا ہوا تھا۔ خدا کی مغفرت نے اس سے درگزر فرمائی لیکن خدا جو عالم الغیب ہے وہ جانتا تھا کہ اس مخفی بیج نے ضرور نشوونما پانی ہے اور ایک ایسا وقت آئے گا جب کہ بدقسمتی سے یہ گناہگار نسلیں پیچھے چھوڑ جائیں گے۔

پس اس نقطۂ نگاہ سے جماعت احمدیہ کے اوپر بے انتہاء ذمہ داری عائد ہوتی ہے کہ وہ بڑی باریک نظر سے اپنی کمزوریوں پر نگاہ رکھیں اور اپنے سینوں سے ان گندے بیجوں کو اکھاڑ پھینکیں جو آج اگر مخفی بھی رہیں گے تو کل ان کا ظاہر ہونا لابدی ہے کیونکہ خدا تعالیٰ کی تقدیر اسی طرح سلوک کیا کرتی ہے۔ بعض پردہ پوشیاں بعض نیک لوگوں کی برکتوں کے نتیجہ میں حاصل ہوتی ہیں ان کی برکتوں سے لوگ حصہ پاتے ہیں اس لئے ان کی برائیوں سے درگزر کی جاتی ہے۔ لیکن پھر ایسے زمانے آتے ہیں جب کہ وہ پردے اُٹھا لئے جاتے ہیں۔ اس لئے اس مضمون کو خوب اچھی طرح ذہن نشین کر کے اپنے حالات کا جائزہ لیں۔ میں بار بار جماعت کو متوجہ کرتا رہا ہوں اور اب بھی کر رہا ہوں کہ ہم جس نئی صدی میں داخل ہونے والے ہیں اُس صدی میں داخل ہونے سے پہلے ہمیں اپنے آپ کو صاف ستھرا کرنا چاہیئے۔ اگلی صدی کے لئے اس رنگ میں تیاری کرنی چاہیئے کہ آئندہ ایک سو سال جو کچھ بھی دنیا میں ہو گا، بدی اور نیکی کی جنگ میں جو کچھ بھی رونما ہو گا اس کا فیصلہ کرنے والے ایک پہلو سے ہم ہیں۔ ہم نے آئندہ صدی میں کچھ بچے بھیجنے ہیں کچھ نسلیں بھیجنی ہیں۔ اگر ہم نے ان کی تربیت اچھی کر دی، ان کی حفاظت کے سامان کئے، اُن کو خدا تعالیٰ کی شریعت کی کشتی میں سوار کیا اور صاف ستھرا کر کے، سجا کے اگلی صدی میں بھیجا تو ان کا فیض اور ان کی برکتیں مدتوں تک جاری رہیں گی۔

دو صدیوں کا سنگم اور خدمت کا خاص موقع

ایک صدی کا عرصہ ایک بہت لمبا عرصہ ہوا کرتا ہے لیکن بعض پہلوؤں سے یہ لمبا نہیں ہوتا بلکہ آناً فاناً گزر جاتا ہے البتہ بعض پہلوؤں سے اس کو بہت بڑی اہمیت حاصل ہوتی ہے قوموں کا عروج ایک صدی کے اندر قائم رہتا ہوا دکھائی دیتا ہے اور محسوس نہیں ہوتا کہ قومیں تنزل اختیار کر گئی ہیں لیکن امر واقعہ یہ ہے کہ ایک سو سال کا عرصہ اس پہلو سے اتنا لمبا ہے کہ قوموں کے عروج کے بعد ان کے زوال کے آثار ایک سو سال کے اندر لازماً شروع ہو جایا کرتے ہیں۔ اسی لئے حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اللہ تعالیٰ نے یہ خوشخبری عطا فرمائی کہ ہر صدی کے سر پر خدا ایسے لوگوں کو مبعوث فرمائے گا جو تیری امت میں دین کی تجدید کریں گے اور احیاء کریں گے۔ یہ ایک ایسا نظام ہے جس کا جاری ہونا لازمی تھا۔ جس طرح لمبی نہروں میں آپ دیکھتے ہیں کہ اس خطرہ سے کہ رفتہ رفتہ پانی کی رفتار سست نہ ہو جائے اور وہ اس زرخیز مٹی کو جسے اُٹھائے لئے پھرتا ہے گرا کے خود اپنی راہ کو تنگ نہ کر دے ٹھوکریں پیدا کی جاتی ہیں اور مصنوعی آبشاریں بنائی جاتی ہیں۔ وہ آبشاریں اُس رفتار کو ایک دفعہ پھر تیز کر دیتی ہیں۔ اور اس طرح پانی کی زندگی کا عمل جاری رہتا ہے۔ روحانی لحاظ سے تجدیدِ دین کا یہی مضمون ہے جو حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر روشن فرمایا گیا اور اس مضمون کے پیشِ نظر آپ سے تجدیدِ دین کا وعدہ فرمایا گیا۔ جب تک (قدرتِ ثانیہ کا نظام۔ ناقل) جاری ہے میرا یہ ایمان ہے کہ جو (امام جماعت احمدیہ۔ ناقل) بھی اس اہم موقع پر ہو گا یعنی دو صدیوں کے سنگم پر ہو گا اللہ تعالیٰ اسی سے تجدیدِ دین کا کام لے گا۔ مجدد کہنا ضروری نہیں، نہ (امام جماعت احمدیہ۔ ناقل) کو مجدد کہنے سے (امام جماعت احمدیہ۔ ناقل) کی شان بڑھتی ہے۔ تجدید ایک خدمت ہے اور ہر (امام جماعت احمدیہ۔ ناقل) اسی خدمت پر مامور

Digitized By Khilafat Library Rabwah

رہتاہے لیکن زمانہ کے اثرات کے نتیجہ میں بعض اہم مواقع پر یہ خدمت ایک خاص رنگ اختیار کر جاتی ہے اور بعض اہم اقدامات کرنے پڑتے ہیں زمانہ کے اثرات کے نتیجہ میں کمزوریاں پیدا ہوتے ہوتے رفتہ رفتہ نظر سے اوجھل ہو جاتی ہیں، دب جاتی ہیں، بعض نئے بد رجحان پیدا ہونے شروع ہو جاتے ہیں، ان پر نظر رکھتے ہوئے (امام۔ ناقل) وقت کو بعض اقدامات کرنے پڑتے ہیں اس لئے اس ذمہ داری کو جہاں تک خدا تعالیٰ مجھے توفیق عطا فرماتا ہے میں ادا کرنے کی کوشش کرتا ہوں اور اسی سلسلہ میں میں نے دوبارہ نصیحتوں کا یہ سلسلہ شروع کیا ہے۔

آج کل معاشرہ میں جو بدیاں پھیل رہی ہیں وہ احمدیوں میں بھی راہ پا سکتی ہیں۔ بدیاں احمدیوں سے تو نہیں پھوٹتیں کیونکہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے احمدیوں کی بنیادی طور پر اتنی اصلاح ہو چکی ہے کہ وہ نئی بدیوں کے ایجاد کرنے والے نہیں لیکن دنیا جو بدیاں ایجاد کرتی ہے معاشرہ میں اور ماحول میں جو برائیاں پھیلتی ہیں، یہ کہنا کہ احمدی اس سے متاثر نہیں ہو سکتے یہ بالکل غلط بات ہے۔ بعض دفعہ کشتی میں سوراخ بھی ہو جایا کرتے ہیں، بعض دفعہ طوفان کی لہریں اتنا اچھلتی ہیں کہ باہر سے کشتی کے اندر پانی داخل ہونا شروع ہو جاتا ہے، اس لئے سب ملّاحوں نے اپنے ساتھ کچھ ایسے برتن رکھے ہوتے ہیں جن سے وہ بار بار پانی نکالتے رہتے ہیں۔ آج کل کی جدید کشتیاں بھی اس سے مستثنیٰ نہیں ہیں۔ اگر وہ اس ذمہ داری سے غافل ہو جائیں تو جدید سے جدید اور محفوظ سے محفوظ کشتی بھی غرق ہو سکتی ہے اس لئے بیرونی بدیوں کا کناروں سے اچھل کر جماعت میں داخل ہونا ایک نظام قدرت ہے جس سے انکار نہیں کیا جا سکتا۔ دوسری طرف اس کے دفاع کی ذمہ داری یعنی بدیوں کے خلاف دفاع کی جو ذمہ داری جماعت پر عاید ہوتی ہے اس سے کسی پہلو سے بھی آنکھیں بند نہیں کی جا سکتیں اور زندگی اور موت کی جدوجہد کا یہ ایک جاری سلسلہ ہے جیسے خوب اچھی طرح سمجھ کر ہماری جماعت کو زندگی کی حفاظت کے تمام اقدامات کرنے پڑیں گے۔

برائیوں کے خلاف بیدار مغزی سے اقدامات کی ضرورت

چند برائیاں جو خصوصیت کے ساتھ میرے پیش نظر ہیں جن کے خلاف جماعت کو بار بار توجہ دلانے کی ضرورت ہے اور بار بار نظام جماعت کو ان کے متعلق بیدار مغزی کے ساتھ اقدامات کرنے کی ضرورت ہے ان میں سے ایک مالی بے راہ روی بھی ہے دنیا میں بد دیانتی اتنی بڑھ گئی ہے کہ جو انتہائی ترقی یافتہ قومیں ہیں وہ بھی دن بدن بد دیانت سے بد دیانت تر ہوتی چلی جا رہی ہیں۔ پہلے یہ تصور تھا کہ بد دیانتی غریب ملکوں کی بیماری ہے بھوکا آدمی کیا کرے گا، اگر وہ چوری نہیں کرے گا تو کیسے زندہ رہے گا۔ جن لوگوں کی ادنیٰ ضرورتیں بھی پوری نہیں ہوتیں اگر وہ معاشرہ میں اعلیٰ معیار کی زندگی کو دیکھتے ہیں اور سکھ والے لوگوں کو عیش و عشرت کی زندگی بسر کرتے ہوئے دیکھتے ہیں تو ان کے دل میں یہ خیال پیدا ہوجاتا ہے کہ ہم زندگی کی ادنیٰ ضرورتوں سے بھی محروم ہیں، ہم کیوں نہ جس طرح بھی بس چلے ان کی دولت میں حصے دار ہوں۔ غریب ملکوں کی بدیوں کی یہ ایک JUSTIFICATION یعنی وجہ جواز پیش کی جاتی ہے۔ امر واقعہ یہ ہے کہ بدیوں کی کوئی بھی وجہ جواز نہیں ہے۔ اگر بدیوں کی کوئی وجہ جواز ہو تو ایسی بدیاں امیر ملکوں میں نہیں ہونی چاہئیں۔ لیکن یہ جو تناسب ہے THE HAVES NOT اور THE HAVES کا یعنی جن کے پاس ہے اور جن کے پاس نہیں ہے ان لوگوں کا تناسب جہاں جہاں بھی سوسائٹی میں موجود ہے وہ ردّ عمل دکھاتا ہے اور اس کے نتیجہ میں لوٹ کھسوٹ، دوسرے کی دولت پر نظر رکھنا اور عیش و عشرت کے ان سامانوں کے حصول کی کوشش کرنا جو سوسائٹی کے ایک طبقے کو حاصل ہیں اور ایک کو نہیں ہیں یہ ایک طبعی امر ہے اس لئے جہاں تک بھی ہم اس کو سمجھ سکتے ہیں مغرب کے امیر ملکوں میں اس کی بھی ایک حد تک وجہ جواز پیش کی جا سکتی ہے۔ لیکن پھر سوال پیدا ہوتا ہے کہ تو کیا اشتراکی دنیا میں یہ بدیاں نہیں ہیں؟ کیا وہاں یہ رجحان نہیں بڑھ رہا جہاں سب کو ایک ہی اصول کے مطابق دولت کی تقسیم کی جاتی ہے، جہاں یہ کوشش کی جاتی ہے کہ کوئی ایک دوسرے سے اتنا اچھا نہ ہو کہ اس کے نتیجہ میں دلوں میں حرص پیدا ہو۔ کیا وہاں ایسی بدیاں نہیں ہیں؟

میں چونکہ (اللہ تعالیٰ کے ارشادات۔ ناقل) سے یہ سمجھتا ہوں کہ دولت کی برابر تقسیم ہرگز بدیوں کو روکنے کا کوئی حل نہیں ہے اس لئے اس مضمون میں مجھے ہمیشہ دلچسپی رہی ہے۔ چنانچہ بعض دفعہ جب بعض چینی دانشور یا مختلف سیاح مجھ سے ملتے رہے تو اُن سے میں نے بار بار یہ سوال کیا۔ (روس میں تو شاید دولت کی برابر تقسیم اس طرح موجود نہیں رہی لیکن ماؤزے تنگ کے زمانہ کی بات میں کر رہا ہوں اس وقت چین میں واقعۃً بڑے اخلاص کے ساتھ اشتراکی تعلیم پر عمل ہو رہا تھا) تو اُن سے میں پوچھتا رہا کہ آپ فرمائیے کہ کیا آپ کے ہاں جرائم موجود نہیں ہیں؟ اکثر لوگ اس بات کو ٹال دیتے تھے اور صحیح جواب نہیں دیتے تھے۔ لیکن ایک دفعہ ایک ایسے دوست تشریف لائے جن کا تعلق چین کے اُن رسائل سے تھا جو باہر کی دنیا میں تقسیم کرنے کے لئے خصوصیت سے تیار کئے جاتے ہیں۔ اس قسم کے بہت سے رسالے ہیں جو میں نے لگوا رکھے تھے۔ میرے ذہن میں ایک ترکیب آئی کہ ان سے اس طرح سوال کرنا چاہیئے ہو سکتا ہے اس کے نتیجہ میں

کوئی مفید مطلب بات حاصل ہو جائے۔ چنانچہ میں نے اُن سے کہا کہ آپ کا رسالہ میں بڑے شوق سے پڑھتا ہوں بڑے دلچسپ مضامین ہیں لیکن اس رسالہ کے مطالعہ سے ایک بات مجھ پر دن بدن زیادہ ثابت ہوتی چلی جا رہی ہے کہ اس میں کچھ دکھاوا ہے اور خصوصیت کے ساتھ بیرونی دنیا کو متاثر کرنے کے لئے یہ رسالہ بنایا گیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ آپ کا یہ تاثر کیوں ہے۔ میں نے کہا اس لئے کہ اس میں چینی معاشرہ کی خوبیاں تو بیان ہوتی ہیں اس کی بدیوں کا کوئی ذکر نہیں ملتا کہیں کوئی CRIME یعنی جرائم کا ذکر نہیں ملتا۔ میں نے کہا میں یہ سوچ بھی نہیں سکتا کہ کوئی انسانی معاشرہ بدیوں سے پاک ہو جائے۔ بعض پہلو سے ہو سکتا ہے دولت کی مساوی تقسیم بعض بدیوں کو دبانے میں کامیاب ہو جائے لیکن دلوں میں پیدا ہونے سے وہ ان کو روک نہیں سکتی۔ پھر انسان مختلف قسم کے بنے ہوئے ہیں۔ کوئی خوبصورت ہے کوئی بدصورت ہے کوئی اونچے قد کا ہے کوئی چھوٹے قد کا ہے۔ کسی کو کسی سے محبت ہو گئی ہے کسی کو کسی سے محبت ہو گئی ہے۔ رقابتیں ہیں اور نفسیاتی الجھنیں ہیں جو اس قسم کی طبقاتی تفریق سے پیدا ہوتی ہیں۔ اس تفریق کو دولت کی برابر تقسیم، یکساں نہیں کر سکتی، یہ تفریق جاری رہتی ہے۔ میں نے اس کی اور بہت سی مثالیں دیں بڑی لمبی گفتگو کی کہ یہ میں کیسے مان جاؤں کہ آپ کے ہاں CRIME یعنی جرم نہیں ہے۔ تو جب آپ CRIME کو چھپا رہے ہیں اور اپنے اندرونے کو باہر کی دنیا سے چھپاتے ہیں تو ہمیں آپ کی اُن خوبیوں پر بھی اعتماد نہیں رہتا جن کو آپ ظاہر کر رہے ہیں۔ یہ بات اُن کے دل کو لگی اور مجھے یقین ہے کہ انہوں نے چین میں یہ سارا مضمون لکھ کر بھجوایا کیونکہ اس کے ایک دو مہینے کے بعد چین کے تقریباً ہر رسالے میں چین کی کمزوریوں کا ذکر آنا شروع ہو گیا کہ چینی معاشرہ میں یہ بدیاں ہیں اور یہ یہ کرائمز (جرائم) ہیں اس طرح زنا بالجبر کے نتیجہ میں ہم فلاں جگہ

پر پھانسی دے دیتے رہے ہیں اور یہ حرکتیں ہوتی ہیں وہ حرکتیں ہوتی ہیں، اس کے ساتھ وجہ جواز بھی تھی کہ بیرونی دنیا سے آنے والے لوگ بعض خرابیاں لے کر آتے ہیں وغیرہ وغیرہ۔ مگر یہ مسئلہ حل ہو گیا کہ برائیاں بہرحال ہر معاشرہ میں موجود رہتی ہیں۔

ان برائیوں سے جن سے دنیا کا کوئی حصہ بھی خالی نہیں ہے نپٹنے کے لئے جماعت احمدیہ کو پیدا کیا گیا ہے۔ یہ تمام دنیا کی مشترک بیماریاں ہیں۔ کہیں کچھ کم ہیں کیونکہ جو جگہ نسبتاً اونچی ہو وہاں سیلاب کا پانی کم اثر دکھاتا ہے لیکن (اللہ تعالیٰ نے جب یہ فرمایا کہ خشکی و تری پر فساد برپا ہو گیا۔ ناقل) تو اس سے یہ مراد تھی کہ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ و آلہٖ وسلم کے زمانے میں جو فساد رونما تھا یا بعد میں ہونا تھا (جسے دور کرنے کے لئے امت ...... کو پیدا کیا گیا ہے) اُس سے دنیا کا کوئی خطہ نہیں بچ سکے گا۔ کوئی اونچی جگہ ہو یا نیچی جگہ ہو خشکی ہو یا تری ہو ہر جگہ تمہیں یہ فساد نظر آئے گا اس لئے اتنی بڑی ذمہ داری جس جماعت کے کندھوں پر ڈالی گئی ہو وہ اپنے اندر سے فساد کو صاف نہ کرے اس سے بڑی ہلاکت کی بات اور کوئی نہیں ہو سکتی۔ اس لئے آپ کو بڑی گہری نظر سے اپنے نفوس کا مطالعہ

Digitized By Khilafat Library Rabwah

کرنا پڑے گا، اپنے نفوس میں باقاعدہ جھاڑو دینا پڑے گا اور یہ ایسا ہمہ وقتی کام ہے کہ اس کام سے آپ فارغ کبھی بھی نہیں ہو سکتے۔ آپ اپنے کمروں کی صفائی کر کے دیکھ لیں چھوٹی سی جگہ ہوا کرتی ہے چند دن میں پھر گند پڑ جاتا ہے بڑے نظم و ضبط کے ساتھ چیزوں کو رکھیں اور سجائیں اور کتابیں بھی بالکل سلیقے کے ساتھ لگا دیں کچھ دیر کے بعد پھر سب کچھ درہم برہم ہو جاتا ہے تو یہ ہو نہیں سکتا کہ آپ مستقل جدوجہد کے بغیر زندہ رہ سکیں۔

پس جماعت احمدیہ میں بھی بدیاں صاف کر دینا کافی نہیں ہے، یہ شعور پیدا کرنا ضروری ہے کہ آپ کو ہمہ وقت بدیوں کے خلاف جہاد کرنا پڑے گا، اپنے نفوس میں بدیوں کے خلاف جہاد کرنا پڑے گا، اپنے گھروں میں بدیوں کے خلاف جہاد کرنا پڑے گا، اپنی گلیوں میں، اپنے شہروں میں، اپنے ملکوں میں غرضیکہ جہاں جہاں جماعت احمدیہ موجود ہے اُس کو اس جہاد کا علم بلند کرنا ہے اور بلند رکھنا ہے اور سو جانے والے لوگوں کو جگاتے رہنا ہے۔ یہ کام ہے جو ہماری ذمہ داری ہے۔

مالی بے راہ روی کی عالمگیر وبا

اس پہلو سے جو میں نے ابھی بیان کیا تھا جو برائیاں خاص طور پر میرے پیش نظر ہیں ان میں ایک مالی بے راہ روی ہے، امیر ملکوں میں بھی مالی بے راہ روی ہے، غریب ملکوں میں بھی ہے، اشتراکی ملکوں میں بھی ہے۔ جہاں بظاہر اس کی کوئی وجہ جواز نظر نہیں آتی لیکن ہے۔ اور اب تو خاص طور پر روس کھل کر ان چیزوں کو بیان کرنے لگ گیا ہے۔ پہلے چین نے شروع کیا تھا اب روس نے بھی OPEN-NESS کے تصور میں کہ ہر چیز کھلی ہونی چاہیئے چھپانے کی کوئی ضرورت نہیں کیونکہ اس سے بدیاں گہری اندر دھنستی ہیں اور زیادہ جڑ پکڑتی ہیں کھل کر بیان کرنا شروع کر دیا ہے۔ بہرحال کوئی بھی وجہ ہو روس میں اب یہ پالیسی ہے کہ بات کو کھولنا چاہیئے۔ اس سے پتہ چلتا ہے کہ وہاں بعض صوبائی حکومتیں اتنی CORRUPT (بدعنوان) ہو چکی ہیں، اتنی بددیانت ہو چکی ہیں کہ یہ سوال روس میں بالا سطح پر بار بار اٹھایا جا رہا ہے کہ ان بدیوں کے خلاف قومی لڑائی کرنی پڑے گی اور ایسے اقدامات کرنے پڑیں گے جن کے نتیجہ میں بڑے بڑے علاقے متاثر ہوں گے اور بعض اقدامات انہوں نے کئے بھی ہیں۔ لیکن خود ماسکو بھی اس سے مستثنیٰ نہیں ہے۔ روس کے وہ حکام جو تجارت کے تعلقات کی خاطر بیرونی دنیا کا سفر کرتے ہیں ان سے جب لوگوں کے رابطے ہوتے ہیں تو بعض اُن میں سے مجھے بھی باتیں بتاتے ہیں اور وہ یہی بتاتے ہیں کہ) وہ رشوت مانگتے ہیں۔ جب تک ان کا حصہ مقرر نہ کیا جائے اُس وقت تک وہ تجارتی روابط پر صاد نہیں کرتے اور کہتے ہیں کہ ہم اپنے دستخط نہیں کریں گے۔ باقی حکومتوں نے باتیں طے بھی کر دی ہوں تو بھی وہ کوئی بہانہ بنائیں گے وہ صاف کہہ دیتے ہیں کہ بھئی تم سے ہمارا سودا نہیں ہو گا جب تک اتنے روپے سوئٹزرلینڈ میں یا فلاں جگہ جمع نہ کرا دو۔ تو مالی بے راہ روی کا تو یہ حال ہے کہ بڑی بڑی اشتراکی حکومتیں بھی اپنے ارادوں میں مخلص ہونے کے باوجود ایسے حکام سے لڑائی میں ناکام ہو چکی ہیں اندر ہوتی چلی جا رہی ہیں۔

مالی بے راہ روی کے ازالہ کے ضمن میں نظام جماعت کا اصل کام

پس یہ ذمہ داری بھی غریب جماعت احمدیہ پر ہے کہ وہ مالی لحاظ سے نمونہ بنے لیکن چونکہ ہر احمدی جو اپنے تجربے میں کسی سے تکلیف اٹھاتا ہے مجھے خط لکھ دیتا ہے۔ وہ خواہ اس غرض سے نہ لکھے کہ میں اس کا کوئی مداوا کر دوں، اس کو پیسے واپس دلوا دوں، وہ اپنی تکلیف کا اظہار کر کے دعا کی درخواست کر دیتا ہے اس طرح دنیا کے مختلف خطوں سے خبریں پہنچتی رہتی ہیں۔ یوں لگتا ہے کہ ساری جماعت ایک آئینہ خانے میں بیٹھی ہوئی ہے ہر جگہ سے اس کی تصویریں مختلف قدوں میں یہاں تک پہنچتی رہتی ہیں اور ابھرتی رہتی ہیں۔ دنیا کا کوئی حصہ اس نظر سے چھپا ہوا نہیں ہے اور اس وجہ سے مجھے نظر آ رہا ہوتا ہے کہ اب کون سی چیز دوبارہ توجہ کی محتاج اور توجہ کی مستحق ہے۔ اور جب کئی چیزیں اکٹھی ہو جاتی ہیں پھر اُن کی طرف توجہ کرنی پڑتی ہے ورنہ تو یہ مضمون ایسا ہے کہ ہر خطبہ میں بھی بیان کیا جائے تو اس کا حق ادا نہیں ہو سکتا مگر اور بھی ذمہ داریاں ہیں۔ تو مالی پہلو سے مجھے یہ اطلاعیں ملتی ہیں کہ لین دین کے معاملہ میں ابھی تک احمدیوں کا معیار توقع سے گرا ہوا ہے اور بعض جگہ اتنا گرا ہوا ہے کہ بالارادہ دھوکہ دینے والے بھی احمدیت کے اندر موجود ہیں۔ مالی بے راہ روی کئی طرح سے پھوٹتی ہے اس کے جو موجبات ہیں اُن پہ نظر رکھنی ضروری ہے۔ نظام جماعت کو میں یہ نصیحت کرتا ہوں کہ وہ یہ انتظار نہ کیا کریں کہ کوئی بیماری بڑھ کر اس مقام پہ پہنچ جائے کہ جہاں اپریشن ضروری ہو جاتا ہے اور پھر وہاں ہاتھ ڈالے صحت کے معاملہ میں احتیاطی تدابیر یعنی PREVENTIVE MEASURES کو اختیار کرنا نظام جماعت کا کام ہے۔ جہاں بھی خطرہ دیکھیں اور کوئی وبا پھوٹ رہی ہے، صحت مند جسموں میں کوئی بیماری راہ پکڑ رہی ہے اُسی وقت اس کو جسم سے اکھاڑ پھینکیں اور جسموں کی حفاظت کا انتظام کریں۔ یہ ہے نظام جماعت کا اصل کام۔ یہ بیماریاں ایسی ہیں جو اپنے آثار کے ذریعہ ظاہر ہونا شروع ہو جاتی ہیں۔ قضائی معاملہ بننے تک بہت سی منازل باقی ہوتی ہیں یعنی ایسی مالی بے راہ روی جو عدالتوں تک پہنچ جائے اور نظام جماعت میں قضاء کے دروازے کھٹکھٹانے لگے اس کو پنپ کر جوان ہونے اور اس مقام تک پہنچنے کے لئے وقت درکار ہوتا ہے۔ اس مرحلہ سے پہلے بھی وہ نظر آ رہی ہوتی ہیں۔ نوجوانوں یا دوسرے لوگوں کا طور طریق اور رہن سہن یہ سب بتا رہا ہوتا ہے کہ کسی کے گھر میں رشوت داخل ہو گئی ہے، کسی کے گھر میں غصب داخل ہو گیا ہے، کوئی آدمی لوگوں سے قرضے مانگتا ہے اور واپس نہیں کرتا، کوئی سودی تجارتیں چمکانے کی کوشش کرتا ہے جب کہ اس کے پلے کچھ بھی نہیں ہوتا، اگر تجارت میں بحران کا ایک بھی رجحان پیدا ہو ادنیٰ سا رجحان بھی پیدا ہو تو اس کے پاس اتنے پیسے ہی نہیں ہیں کہ وہ مقروض پھر کبھی ساری عمر قرضے اتار سکے۔ یہ ساری بیماریاں ایسی ہیں جو ابھی اس منزل پہ نہیں پہنچیں کہ عدالتوں تک پہنچیں لیکن نظر آنے کی منزل تک پہنچ چکی ہوتی ہیں۔ اس لئے ہر جماعت کے نظام کا فرض ہے کہ ایسے لوگوں پہ نگاہ رکھے اور اُن کی نصیحت کا انتظام کرے اور اگر کوئی ایسی حرکتوں سے باز نہیں آتا جس سے دوسرے کے مال خطرے میں ہیں تو پیشتر اس کے کہ یہ جھگڑے قضائی صورتیں اختیار کریں نظام جماعت باقی احمدیوں کی حفاظت کے لئے اور نظام جماعت کی حفاظت کی خاطر ان کے متعلق حرکت میں آنا چاہیئے اور ایسے لوگوں کو متنبہ کرنا چاہیئے کہ ان عادات کے ساتھ تم جماعت احمدیہ کے ممبر نہیں رہ سکتے۔ کیونکہ اب ہم ایک ایسے نازک مرحلے میں داخل ہوئے ہیں کہ محض بڑی بڑی بیماریوں کے علاج کا سوال نہیں۔ بیماریوں کے سر اُٹھانے پہ ہمیں علاج کرنا پڑے گا اور زیادہ سنجیدگی کے ساتھ ان کی طرف متوجہ ہونا پڑے گا۔

مالی بے ضابطگیاں کرنے والوں کی اقسام

کئی قسم کی مالی بے ضابطگیاں کرنے والے لوگ ہیں۔ ان کے اندر ایک بڑی تعداد ایسے لوگوں کی ہے جو شروع میں بددیانت نہیں ہوتے اس لئے وہ یہ کہہ دیتے ہیں کہ جی ہم نے تو قرض لیا ہے۔ ہم نے تو بنک سے کسی کی ضمانت پر اتنے پیسے لئے ہیں اور ہم تجارت کرنا چاہتے ہیں اس میں کوئی بددیانتی نہیں۔ لیکن اگر آپ غور سے دیکھیں تو بددیانتی کا بیج اُس لین دین میں موجود ہوتا ہے یعنی باشعور طور پر وہ بددیانت نہیں بنتے ہوئے ہوتے لیکن ایک ایسا قدم اٹھا چکے ہوتے ہیں جس کے نتیجہ میں اس بات کا بھاری امکان پیدا ہو جاتا ہے کہ وہ بددیانت ہو جائیں گے مثلاً ایک شخص اتنا قرضہ لے لیتا ہے کہ اُس کی ساری جائیداد بھی بک جائے تو وہ قرضہ ادا نہ ہو سکے۔ تجارت میں اونچ نیچ ہوتی ہے عالمی تجارت میں بعض ایسی لہریں آتی ہیں کہ اُس کے نتیجہ میں چھوٹے موٹے تاجر کے بچنے کا تو سوال ہی باقی نہیں رہتا۔ ابھی پچھلے دنوں انگلستان میں آپ لوگوں نے یہ نظارہ دیکھا تھا۔ جب عالمی تجارتی بحران پیدا ہوا تو کچھ بددیانت بھی تھے جو مارے گئے لیکن کچھ نیک نیتی سے پیسے لینے والے بھی تھے جو اس قابل نہیں رہے کہ جن سے انہوں نے پیسے لئے تھے اُن کو واپس ادا کر سکیں۔ وہ پیسے اتنے تھے کہ اُن کی توفیق سے بڑھ کر تھے۔ یہ بنیادی بات ہے

Digitized By Khilafat Library Rabwah

جو میں آپ کے سامنے رکھنا چاہتا ہوں۔ اگر آپ کے پاس اتنی جائیداد موجود ہے کہ اگر خدا نخواستہ نقصان ہو تو آپ اس جائیداد کو بیچ کر وہ قرضے اتار سکیں، اگر آپ کے اندر اتنا اخلاقی سرمایہ موجود ہے اور آپ کے اندر ایسی ایمانی جرأت ہے کہ آپ یہ فیصلہ کر چکے ہیں کہ کسی قیمت پر میں اپنے ایمان کو داغدار نہیں ہونے دوں گا اور اگر مجھے روکھی سوکھی کھا کر گزارہ کرنا پڑے اور مزدوری کر کے گذارہ کرنا پڑے تب بھی میں اپنے عہدوں کی پابندی کروں گا اور جس شخص سے میں نے قرضے لئے ہیں اپنی جائیداد بیچ کر اس کے قرضے واپس کروں گا، تو ایسا شخص بددیانت نہیں ہے اور نہ ایسا شخص بددیانت ہو سکتا ہے۔ دُنیا کے حالات جس طرح بھی کروٹ لیں جس قسم کے بھی مالی بحران پیدا ہوں وہ محفوظ مقام پر کھڑا ہے (سوائے اس کے کہ اللہ کچھ اور چاہے۔ ناقل) ایسے حالات پیدا ہو جائیں کہ اُس بے چارے کی جائیداد کی قیمت بھی اتنی گر جائے کہ وہ نہ دے سکے تو یہ امر دیگر ہے یہ —— وہ لوگ ہیں جن کے اوپر خدا تعالیٰ کی طرف سے کوئی حرف نہیں اور اللہ تعالیٰ کی تقدیر پھر ایسے مخلص لوگوں کی خود حفاظت فرماتی ہے۔ ایسے استثناؤں کو چھوڑ کر ایسے مالی لین دین کی جرأتیں اختیار کرنا جن کے متعلق اگر آپ تجزیہ کریں تو آپ کا نفس آپ کو یقین دلا دے گا کہ آپ جُوا کھیل رہے ہیں اور ایسے حالات پیدا ہو سکتے ہیں جن کے نتیجہ میں آپ لازماً بددیانت بنیں گے اور اس کے سوا کوئی چارہ نہیں ہوگا۔ ایسی باتوں کی، ایسے مالی معاہدوں کی جرأتیں کرنا یہ یا تو بددیانت کر سکتا ہے جو فیصلہ کر لے کہ جو کچھ بھی ہے میں نے پیسہ ضرور لینا ہے اور اپنی بزنس چمکانی ہے اور یا پھر نہایت بیوقوف آدمی ایسا کر سکتا ہے۔ انگریزی کا ایک محاورہ ہے

FOOLS RUSH IN WHERE ANGELS FEAR TO TREAD

کہ وہ مقامات جہاں فرشتے قدم رکھتے ہوئے جھجکتے ہیں اور خوف کھاتے ہیں بیوقوفوں کو دیکھو کس جرأت سے آگے بڑھ کر اُن مقامات پر قدم رکھتے ہیں۔ تو یا وہ اس قسم کے بیوقوف ہیں کہ جہاں قدم رکھتے ہوئے فرشتے جھجک جاتے ہیں اور ڈرتے ہیں اور خوف کھاتے ہیں وہاں اُن کو کوئی پرواہ نہیں ہوتی۔ تو ایسے بے وقوف بھی بنی نوع انسان کے لئے مصیبت بن جاتے ہیں تبھی بعض پاگلوں کو قید کیا جاتا ہے۔ جسمانی طور پر تو ان کی قید کا ہم انتظام نہیں کر سکتے لیکن روحانی طور پر ان کے بد اثرات سے جماعت کو بچانے کی نظام جماعت کو ضرور کوشش کرنی چاہیئے۔ خواہ یہ بددیانت ہوں یا انتہائی بیوقوف ہوں دونوں صورتوں میں جماعت کو دو قدم اُٹھانے چاہئیں۔ ایک تو یہ کہ معاشرہ کی طرف سے اُن پر دباؤ ڈالنا چاہیئے، ہر شخص کو انہیں سمجھانا چاہیئے، یہ بُرا منائیں گے یہ بھاگیں گے یہ آپ کی دوستیاں ترک کریں گے اور یہ سمجھیں گے کہ آپ ان کے دشمن ہیں لیکن قطعاً پرواہ نہ کریں، ان کی دوستی اور سچی دوستی کا تقاضا یہ ہے کہ ان کو سمجھائیں بار بار سمجھائیں اور کہیں کہ میاں تم ہلاکت کے گڑھے کی طرف جا رہے ہو، تم واپس نہیں آسکو گے اس لئے یہ ہمارا فرض ہے۔ اور دوسرے یہ کہ اگر یہ قرض مانگیں تو اُن کو قرض نہ دیا جائے۔ ایسے لوگوں کو قرض دینا اُن کو مزید ہلاک کرنا ہے۔ یہ آپ کے پاس مدد کے لئے آئیں کہ ہمیں فلاں بنک سے قرضہ لے دو تو آپ ہرگز قرضہ نہ لے کے دیں اور جہاں تک ان کے خاندان میں یا باہر ان پر اثر رکھنے والے لوگ ہیں اُن کو بروقت تنبیہہ کرنا آپکا کام ہے۔ اس وقت یہ جھجکنا کہ جی ہمارے نام پر حرف آئے گا ہمیں لوگ کیا کہیں گے اور چپ کر کے بیٹھے رہو تو یہ آپ کی بددیانتی ہوگی۔ آپ ان کی بددیانتی کو اپنی بددیانتی کیوں بناتے ہیں۔ ایک اور شخص بددیانت بن رہا ہے۔ اور آپ بیٹھے بٹھائے مفت میں خود بددیانت بن جاتے ہیں۔ کیونکہ آپ کی بددیانتی نظام جماعت سے بددیانتی ہے۔ آپ کی بددیانتی انسانی قدروں سے بددیانتی ہے۔ ان ذمہ داریوں سے بددیانتی ہے جو جماعت احمدیہ پر ڈالی گئی ہیں اس لئے ہر احمدی کا بھی فرض ہے صرف نظام جماعت کا ہی فرض نہیں ہے کہ ان چیزوں کے خلاف خوب نگران بن جائے۔ باریک نظر سے اپنے ماحول کا مطالعہ کرتا رہے، جہاں دیکھے کہ کوئی فتنہ پیدا ہو رہا ہے وہاں پیشتر اس کے کہ وہ فتنہ پیدا ہو جائے اس کی بیخ کنی کا انتظام کرے اس لئے PREVENTIVE MEASURES دنیا کا بہترین طریق ہے اور برائیوں کے خلاف حفاظتی تدابیر اختیار کرنا ایک بہترین دفاع ہے یعنی پیشتر اس کے کہ برائیاں جڑ پکڑیں آپ نگران ہوں کہ وہ برائیاں جڑ نہ پکڑ سکیں، ان کو صاف کر دیا جائے۔ مالی لحاظ سے میرے نزدیک بہت ہی زیادہ بیدار مغزی کے ساتھ، ہمت کے ساتھ مستقل مزاجی کے ساتھ کام کرنے کی ضرورت ہے۔

پس اگر کوئی ایسا شخص نظامِ جماعت کے علم میں آتا ہے جو نصیحت کے باوجود اپنی حرکتوں سے باز نہیں آتا تو اس کا ایک علاج یہ ہو سکتا ہے کہ مجھ سے پوچھ کر تمام احباب جماعت کو مطلع کر دیا جائے کہ یہ صاحب اگر آپ سے قرض مانگتے ہیں یا قرض لینے میں آپ سے مدد مانگتے ہیں تو اگر آپ نے ایسا کیا تو آپ خود ذمہ دار ہیں، پھر نظام جماعت ذمہ دار نہیں ہوگا اور اس وارننگ کے بعد، اس تنبیہہ کے بعد قضا میں بھی آپ کا کوئی مقدمہ نہیں سنا جائے گا۔ اس قسم کے لوگ بار بار نکلتے رہتے ہیں لیکن ایک شخص ایسا تھا جس کی اطلاع آنی شروع ہوئی کہ کبھی وہ سنگاپور میں سر نکالتا تھا۔ کبھی ملائشیا میں ظاہر ہوتا تھا کبھی انڈونیشیا سے اس کی خبر آتی تھی کہ وہ جماعتوں میں پھر رہا ہے اور لوگوں سے پیسے مانگ رہا ہے اور کہانیاں بیان کر رہا ہے کہ مَیں اس طرح نکلا تھا۔ اس طرح مجھے ضرورت پیش آگئی، جماعت کا پتہ لے کر میں حاضر ہوا ہوں، ایک بیچارے مسافر کی مدد کرو۔

چنانچہ اس طرح وہ لوگوں کے پیسے کھاتا چلا گیا۔ جب مجھے ایک جماعت کی طرف سے اطلاع ملی تو اسی وقت مَیں نے دنیا کی جماعتوں کو نوٹس دیا کہ اس قسم کے آدمی جاتے ہیں، آپ یہ سوچتے ہیں کہ او ہو! بھائی کی مدد کرنا تو ہمارا اخلاقی فرض ہے۔ ایک مسافر کی ذمہ داری (اللہ تعالیٰ نے۔ ناقل) بھی بیان فرمائی ہے۔ تزکیۂ اموال کے مقاصد میں اس کو رکھا گیا ہے۔ اس لئے نیکی کی خاطر اس کی مدد کی جائے لیکن آپ یہ نہیں سوچتے کہ (اللہ تعالیٰ۔ ناقل) نے یہ فرمایا ہے کہ اس مسافر کی مدد کرو جو مصائب کا شکار ہو گیا ہو، یہ نہیں فرمایا کہ دھوکے باز کی مدد کرو اور دھوکے باز کے دھوکے میں آجایا کرو۔ (ایمان والا۔ ناقل) تو خدا کے نور سے دیکھتا ہے۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے (ایمان والے کی فراست سے ڈرو وہ اللہ کے نور سے دیکھتا ہے۔ ناقل) خدا نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بتایا۔ تب آپؐ نے ہمیں یہ خبر دی کیونکہ آپ اپنی طرف سے یہ کلام نہیں فرمایا کرتے تھے تو خدا کے نزدیک تو (ایمان والے۔ ناقل) کا یہ مقام اور مرتبہ ہے کہ وہ خدا کے نور سے دیکھتا ہے اور دھوکہ نہیں کھاتا ...... خدا اور خدا والوں کو لوگ دھوکا دینے کی کوشش کرتے ہیں لیکن نتیجہ یہ نکلتا ہے کہ (ایمان والے۔ ناقل) اللہ کے بندے اتنے ہوشیار ہوتے ہیں کہ ان کے دھوکے کو الٹا دیتے ہیں اور وہ لوگ بالآخر خود دھوکا کھانے والے ثابت ہوتے ہیں۔ پس اس مضمون کو سمجھتے ہوئے میں نے جماعت کو متنبہ کیا کہ آپ کو اگر یہ شک ہے کہ شاید وہ مصیبت زدہ ہے تو آپ فوری طور پر مجھ سے رابطہ کریں یا تحریک جدید ربوہ سے رابطہ کریں۔ نظام جماعت کے فوائد میں سے ایک یہ بھی فائدہ ہے کہ ساری دنیا کی خبروں اور قابل اعتماد خبروں کا ایک نظام مہیا ہو چکا ہے۔ آپ مجھے لکھ دیں مجھ سے فون پر بات کر لیں کہ اس طرح ایک مصیبت زدہ ہے۔ کئی لوگوں کو مَیں خود جانتا ہوں مَیں آپ کو اسی وقت بتا دوں گا کہ یہ صاحب ایسے نہیں ہیں یہ دھوکا دے رہے ہیں یا اگر مصیبت زدہ ہیں تو اس حد تک مدد کر دی جائے تو کوئی ایسی بات نہیں ہے۔ جب مَیں نے یہ اقدام کئے تو خدا تعالیٰ کے فضل سے امن آگیا۔ وہ شخص پھر جہاں جہاں بھی گیا ہے وہاں سے یہی رپورٹ ملی کہ جماعت نے اسے رد کر دیا اور اسکو بالکل ناکام ہو کر واپس جانا پڑا۔ جماعت کا جو نقصان پہلے کر بیٹھا تھا وہ تو کر ہی بیٹھا تھا۔ آئندہ کے لئے تدارک ہو گیا۔

اصلاح کے تدریجی ذرائع اور ان کی اہمیت

پس اس قسم کی بیدار مغزی کی نہ صرف ضرورت ہے بلکہ نظام جماعت کو بعض موقعوں پر ایسے اقدامات کرنے پڑیں گے لیکن اقدامات کرنے سے پہلے نصیحت کا پورا حق ادا کر دیں مَیں یہ آپ کو سمجھانا چاہتا ہوں کیونکہ ہماری نیت ہرگز کسی کو دکھ دینا نہیں ہے کسی کو تکلیف پہنچانا نہیں ہے کسی کی بدنامی کرنا نہیں ہے۔ اگر ہماری نیت میں یہ فتور داخل ہو جائیں تو پھر نیکی کی حفاظت کرنے کے ہم اہل ہی نہیں رہتے۔ بدیوں سے بچانے کی ہم میں صلاحیت ہی باقی نہیں رہے گی۔ یاد رکھیں (اعمال کا دارومدار نیتوں پر ہے۔ ناقل) میں یہ مضمون بھی بیان ہو گیا ہے کہ آپ کے اعمال خواہ وہ بظاہر نیک مقاصد کی خاطر ہوں اگر آپ کی نیتوں میں فتور داخل ہو گیا ہے تو آپ کے وہ اعمال ناکارہ ہو جائیں گے۔ اس لئے اس موقع پر یہ نصیحت کرنا اور خوب کھول کر یہ بات بھی آپ کے سامنے رکھنا ضروری ہے کہ ایسے لوگوں کے متعلق اپنے نفوس کا بھی جائزہ لیا کریں کہ کیا آپ انتقامی کارروائی کرنا چاہتے ہیں۔ کیا آپ

Digitized By Khilafat Library Rabwah

اسکو ذلیل و رسوا کرنا چاہتے ہیں۔ کیا آپ اس شخص سے نفرت کرتے ہیں یا محض اس کی بدی سے نفرت ہے اور اس سے پیار ہے ان دو چیزوں میں آپ کو ہمیشہ فرق کرنا پڑے گا۔ (ایمان والا۔ ناقل) بدیوں سے نفرت کرتا ہے اور بدوں سے فی ذاتہٖ نفرت نہیں کرتا جب تک وہ بدی ان کے اندر ہے ایک قسم کی نفرت اس وجود سے بھی رہتی ہے لیکن یہ اس قسم کی نفرت ہے جس کا ذاتی تعلق اس وجود سے نہیں ہے بلکہ اس بدی سے ہے جسکو اس کا وجود سمیٹے ہوئے ہے۔ ایک گندے برتن میں جب تک گند ہے وہ قابل نفرت رہیگا۔ یہ نہیں کہا جا سکتا کہ برتن سے پیار ہے اور گند سے پیار نہیں ہے لیکن میں ان معنوں میں کہہ رہا ہوں کہ فی ذاتہٖ اس برتن سے آپ کو نفرت نہیں ہے۔ اگر اسکی گندگی صاف ہو جائے اگر وہ چمک جائے وہ پاکیزہ ہو جائے تو کبھی بھی آپ اس سے نفرت نہیں کریں گے۔ پس اس برتن کی محبت کا تقاضا ہے کہ اس کو گندگی سے پاک کریں ان معنوں میں آپ برتن سے محبت کرنے والے ہیں اور گندگی سے نفرت کرنے والے ہیں۔

پس اس نیت کے ساتھ اگر جماعت اقدام کرتی ہے تو کئی ذرائع اسکے سامنے آسکتے ہیں نظر رکھ کر خاموشی کے ساتھ پتہ کرنا پڑیگا کہ ایسے شخص پر کس کس کا اچھا اثر ہے اسکو استعمال کیا جائے مؤثر لوگوں کو منظم کرکے بار بار نصیحت کے لئے بھجوایا جائے لیکن مخفی طریق پر یہ وعدہ لے کر کہ وہ آگے یہ بات عام نہیں کریں گے اس طرح پہلے اخلاقی دباؤ بڑھایا جائے۔ جب اخلاقی دباؤ ایک مقام تک پہنچ جائے اور اس کے باوجود اس شخص کے اندر تبدیلی واقع نہ ہو تو پھر دوسرا قدم وہ ہے جو مَیں نے بیان کیا ہے کہ اس کے متعلق پھر لازماً حتی المقدور اخفاء کے ساتھ (مگر یہ اخفا پھر رہ نہیں سکتا زیادہ دیر) احمدیوں کو یہ بتانا پڑے گا کہ ان صاحب کے متعلق قطعی شواہد موجود ہیں کہ یہ لین دین میں درست نہیں ہیں اس لئے ہم آپ کو حکماً منع نہیں کر سکتے کہ آپ ان کو کچھ نہ دیں، آپ ان کی مدد نہ کریں، ہرگز نہیں یہ انفرادی معاملات ہیں جن میں نظام جماعت کو دخل دینے کا حق نہیں ہے لیکن ہم آپ کو یہ ضرور کہہ سکتے ہیں کہ آپ ان سے بچیں اور اگر آپ اس کے باوجود ان سے لین دین کرتے ہیں تو اس احسان کے فیصلے کے ساتھ کریں کہ پھر جو کچھ آپ کا روپیہ ضائع ہوگا اس کی آپ شکایت نہیں کریں گے۔ تعلقات کی مختلف صورتیں ہوتی ہیں۔ بعض لوگ اس نیت سے قرض دیتے ہیں کہ ٹھیک ہے ایک آنہ بھی واپس نہیں آئے گا تو ہم نے مڑ کر نہیں پوچھنا۔ اس نیت سے بے شک مدد کرو اس سے آپ کو روکنا نہیں چاہیئے احسان سے روکنا (دین حق۔ ناقل) کی تعلیم میں تو شامل نہیں ہے بلکہ اس کے منافی ہے ہاں عدل کو قائم کرنا ضروری ہے اس لئے آپ عدل کے قیام تک رہیں اور احسان سے نہ روکیں۔ یہ ہے مضمون جس کو وضاحت سے سمجھ جائیں پھر آپ ان کو مطلع کر دیں کہ ہم نے چونکہ عدل کے تقاضے پورے کر دیئے ہیں پھر اگر آپ نے احسان کیا تو آپ کو پھر عدل کا دروازہ کھٹکھٹانے کا کوئی حق نہیں رہتا اور یہ عدل کا اعلیٰ مضمون ہے اس میں کوئی ناانصافی نہیں ہے۔ نظام جماعت نے عدل کے تقاضے پورے کئے۔ آپ نے ان کو مد نظر رکھ کر احسان کا سلوک کیا اور آپ کا احسان کا سلوک ایک ایسی جگہ ہو گیا جو احسان فراموش نکلا۔ پھر احسان جب فراموش بھی کر دیئے جاتے ہیں تو احسان کو عدل کا دروازہ کھٹکھٹانے کا حق نہیں ہوا کرتا۔ آپ نے جو چیز تحفہ دے دی وہ تحفہ ہو گیا۔ بس پھر بات ختم۔ پھر تھوک کر آپ چاٹ نہیں سکتے۔

پس ایسے قرضے بھی ہوتے ہیں جن میں تحفے کی نیت شامل ہوتی ہے مثلاً بعض دفعہ نظامِ جماعت کی طرف سے بعض لوگوں کی ضرورتیں پوری کرنی پڑتی ہیں۔ وہ مجھے لکھتے ہیں کہ ہم یہ قرض ادا کر دیں گے۔ یہ میں جانتا ہوں کہ ان کی حالت ایسی کمزور ہے کہ وہ قرض ادا نہیں کر سکتے یا جتنی دیر کے اندر کرنا چاہتے ہیں اس میں کر نہیں سکیں گے۔ لیکن ساتھ یہ بھی جانتا ہوں کہ نیک لوگ ہیں، سادہ ہیں۔ بد نیتی نہیں ہے۔ تو بعض دفعہ جب خدا توفیق دیتا ہے تو ان کو قرضہ دیتے وقت میں (دفتر) "المال" کو یہ ہدایت کر دیتا ہوں کہ ان سے آپ نے مطالبہ نہیں کرنا۔ اگر خدا توفیق دے دے تو یہ واپس کر دیں گے۔ اگر نہ دے سکیں تو میں نے اس نیت سے دلوایا ہے کہ ان کی مدد سہی۔ تو ایسے بھی لوگ ہوتے ہیں آپ بیشک ایسا کریں لیکن یاد رکھیں کہ بعض ٹیڑھی طبیعتوں والوں کی اگر آپ مدد بھی کریں گے تو آپ کسی نہ کسی نقصان کا ضرور موجب بن جائیں گے۔ یہ فیصلہ کرنا آپ کا کام ہے لیکن اس باریک نظر سے آپ کو دیکھنا ہوگا کہ اگر ایسے شخص کی آپ مدد کرتے ہیں جو بار بار آپ بھی ڈوبتا ہے اور دوسروں کو بھی لے ڈوبتا ہے۔ بار بار ایسی تجارتوں میں پیسہ لگاتا ہے جن کو سنبھالنے کا وہ اہل نہیں ہے تو آپ جب اسکو پاؤں پر کھڑا کرتے ہیں تو اس کے ساتھ کچھ اور لوگوں کے پیسوں کی غرقابی کا بھی آپ انتظام کر رہے ہوتے ہیں تو ایسی صورت میں مدد اس رنگ میں ہونی چاہیئے کہ اسکی شریفانہ زندگی اور گزارے کی کوئی صورت پیدا ہو جائے۔ لیکن اس کے اختیار میں نہ ہو کہ وہ مزید اپنا یا غیروں کا نقصان کر سکے۔ بہر حال یہ تو ایک احسان کا مضمون ہے۔ جماعت احمدیہ پھر بری الذمہ ہو جائے گی۔

اس کے بعد تیسرا قدم وہ ہے کہ اگر ان باتوں کے باوجود کوئی شخص نہیں سمجھتا اور ایسے اقدامات کرتا ہے جس سے وہ بھی برباد ہو اور اس کا خاندان بھی برباد ہو۔ جماعت پر داغ لگنے شروع ہوں تو پھر وہ آپریشن کا مقام ہے اس وقت جماعت کے نظام کو اس بات سے نہیں جھجکنا چاہیئے کہ ایسے لوگوں کے متعلق مجھے سفارش کرے کہ ان کے متعلق یہ اعلان ضروری ہو گیا ہے کہ ان کا جماعت احمدیہ سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ اس وقت چونکہ صرف اسی مضمون کو میں اس تھوڑے سے وقت میں بیان کر سکا ہوں اس لئے باقی جو چند ایک معاشرتی خرابیاں میرے ذہن میں ہیں وہ (اللہ تعالیٰ نے چاہا تو۔ ناقل) آئندہ خطبے میں بیان کرونگا۔"

خبریں

★ بھارت نے دعویٰ کیا ہے کہ پاکستان کم از کم چار ایٹم بم تیار کرنے کی صلاحیت رکھتا ہے۔ پاکستان نے یہ صلاحیت بھی حاصل کر لی ہے جس کے تحت ایٹمی ہتھیار کی طاقت کو پانچ گنا تک بڑھایا جا سکتا ہے امریکی کانگرس کے رکن یاورڈ کے حوالے سے کہا گیا ہے کہ اگر پاکستان نے اپنے ایٹمی پروگرام میں تبدیلی نہ کی تو کانگریس کو لازمی طور پر مستقبل میں پاکستان کی امداد روکنی پڑے گی۔

★ چیف آف آرمی سٹاف جنرل مرزا اسلم بیگ نے کہا ہے کہ مسلح افواج نے جمہوریت کی بحالی میں اہم کردار ادا کیا ہے۔

★ بلوچستان کی کابینہ میں بی این اور جمیعت العلمائے اسلام کے پانچ پانچ اور اسلامی جمہوری اتحاد کے چار وزراء شامل ہوں گے۔

★ جدید میزائلوں کی تعمیر سے بھٹو شہید کا خواب پورا ہو گیا ہے یہ بات وزیر اعظم محترمہ بے نظیر بھٹو نے قوم کو مبارک باد دیتے ہوئے کہی ہے۔ انہوں نے کہا کہ میزائیلوں کی تیاری کا یہ منصوبہ ۷۴، ۱۹ء میں پیپلز پارٹی کی حکومت کے دور میں شروع ہوا تھا۔

★ گورنمنٹ کالج جوہر آباد اور دوسرے تعلیمی اداروں کے ہزاروں طلبا نے پرنسپل کے تبادلے کے مطالبے کے حق میں مظاہرہ کیا پولیس نے طلبا پر لاٹھی چارج کیا جس کے نتیجے میں متعدد طلبہ اور ڈی ایس پی زخمی ہو گئے۔

★ وزیر اعظم محترمہ بے نظیر بھٹو کے بھائی اور سابق وزیر اعظم بھٹو کے بڑے صاحبزادے میر مرتضیٰ بھٹو نے ایک برطانوی اخبار کو انٹرویو دیتے ہوئے کہا ہے کہ میں نے ضیاء الحق کے قتل کی پانچ کوششیں کیں جبکہ ضیاء الحق نے چھ بار میرے قتل کی کوشش کی۔ انہوں نے کہا کہ بے نظیر نے دوسروں کو بہت دعائیں دی ہیں۔ وہ ڈرتی ہیں۔ اخبار نے لکھا ہے کہ وزیر اعظم بھٹو اپنے خاندان کے زبردست دباؤ میں ہیں۔ بیگم بھٹو کا مطالبہ ہے کہ وہ مرتضیٰ کو عام معافی دلانے کے لئے صدر اسحٰق کو مشورہ دیں۔

★ معلوم ہوا ہے کہ ماضی قریب میں فنانس کمپنیوں کی طرف سے جمع کرائی گئی رقوم کی واپسی کے لئے فنانس کمپنیوں کے ملکیتی ڈیڑھ ارب روپے سے زائد کے اثاثوں کو فروخت کرنے کا فیصلہ کیا گیا ہے۔

★ پیپلز پارٹی پنجاب کے صدر رانا شوکت محمود نے کہا ہے کہ پنجاب اسمبلی میں وزیر اعلیٰ کے خلاف عدم اعتماد کی تحریک پیش کی جائے گی انہوں نے تاریخ کا ذکر نہیں کیا۔

★ دولت مشترکہ میں پاکستان کی دوبارہ شرکت کے بارے میں اس ادارے کے سیکرٹری جنرل نے کہا ہے کہ ہم دوبارہ شمولیت کا خیر مقدم کریں گے۔ پاکستان کی دوبارہ شمولیت کے لئے کسی رکن ملک کو اعتراض نہیں۔

★ روسی خبر رساں ایجنسی تاس اور افغان وزارت خارجہ نے اس خبر کی تردید کی ہے کہ افغانستان میں مارشل لاء لگا دیا گیا ہے۔

★ نیوزی لینڈ نے پاکستان سے ۴۸ اوورز کا ایک روزہ میچ جیت لیا۔ یہ میچ ٹیسٹ میچ منسوخ ہونے کی وجہ سے کھیلا گیا تھا۔ رچرڈ ہیڈلی کی تباہ کن باؤلنگ سے پانچ کھلاڑی آؤٹ ہوئے۔ صرف سلیم ملک جم کر کھیل سکے انہوں نے ۸۳ رنز بنائے۔

کراچی کے احباب کیلئے

اخبار الفضل کے اجراء اور چندہ الفضل کی ادائیگی کے لیے ہر جمعہ کو

احمدیہ ہال

میں مکرم عبدالرشید سماٹری نمائندہ الفضل کراچی سے رابطہ قائم کریں۔

(مینیجر الفضل)

Digitized By Khilafat Library Rabwah

اسیرانِ راہ مولیٰ کے بارے میں حضور کا اہم ارشاد

اسیرانِ راہ مولیٰ کے بارے میں فرمایا:
"آپ اپنے کام کو منظم کریں اور ساری دنیا میں انکی مظلومیت کا احساس بیدار کرنے کیلئے مستعد ہو جائیں۔"

پھر فرمایا:
"خاص طور پر ان دعاؤں پر زور دیں کہ اگلی صدی کا دن نہ چڑھے کہ یہ لوگ ابھی قید کی حالت میں ہوں اور اس سے پہلے یہ لوگ آزاد ہوں اور ہمارے ساتھ نئی صدی کے جشن میں ہر طرح سے شامل ہوں۔"

(الفضل ۲۴ جنوری ۱۹۸۹ء)

صدقات تقدیر کو بدل دیتے ہیں

فضل عمر ہسپتال کے نادار مریضوں کیلئے صدقہ کی تحریک

حضرت بانیٔ سلسلہ فرماتے ہیں:
"اگر کوئی تقدیر معلق ہو تو دعا اور صدقات اس کو ٹلا دیتے ہیں اور اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے اس تقدیر کو بدل دیتا ہے۔"

فضل عمر ہسپتال خدمت خلق کی قابلِ رشک تاریخ کا مالک ہے۔ ہزاروں لوگ یہاں احباب کرام کے عطیات سے مفت شفا پاتے ہیں۔ اس ہسپتال کے مستحق مریضوں کے لئے صدقہ کی رقوم ارسال فرما کر اللہ تعالیٰ کے فضلوں کے وارث بنیں۔

(ایڈمنسٹریٹر فضل عمر ہسپتال ربوہ)

مشکلات کے حل کا طریق

"جو بات ہماری سمجھ میں نہ آوے یا کوئی مشکل پیش آوے تو ہمارا طریق یہ ہے کہ ہم تمام فکر کو چھوڑ کر صرف دعائیں اور تضرع میں مصروف ہو جاتے ہیں۔ تب وہ بات حل ہو جاتی ہے۔"

ارشاد حضرت بانیٔ سلسلہ

احباب جماعت کی خدمت میں گذارش ہے کہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے ۳ر اپریل ۱۹۸۷ء کے بعد پیدا ہونے والوں بچوں کو وقف نو میں پیش کریں ــــــ (وکیل الدیوان)

تعلیمی میدان میں اعلیٰ پوزیشنیں حاصل کرنیوالے احباب متوجہ ہوں

دنیا بھر کے وہ تمام احمدی جنہوں نے تعلیمی میدان میں کسی بھی وقت بورڈ یا یونیورسٹی سے اول، دوم یا سوئم پوزیشن حاصل کی ہو صدسالہ احمدیہ جوبلی کے موقع پر نمائش کے سلسلہ میں اپنے مختصر حالاتِ زندگی اور پوزیشن حاصل کرنے کی تفصیل اور کارڈ سائز کی تین عدد تصاویر درکار ہیں۔ مستورات اپنے کوائف اور تصاویر مندرجہ ذیل ایڈریس پر بھجوائیں اور صرف کوائف کی نقل نظارت تعلیم کو بھی ارسال کریں
محترمہ فوزیہ احمد صاحبہ سی۔ ۱۸۰۔ ماڈل ٹاؤن لاہور پوسٹ کوڈ نمبر ۵۴۷۰۰
مرد اپنے کوائف اور تصاویر نظارت تعلیم صدر انجمن احمدیہ ربوہ ضلع جھنگ پوسٹ کوڈ نمبر ۳۵۴۶۰ ارسال کریں۔ براہ کرم اپنے کوائف اور تصاویر جلد از جلد رجسٹرڈ بھجوائیں۔

(ناظر تعلیم صدر انجمن احمدیہ)

امراءِ اضلاع کی خدمت میں ضروری گزارش

تمام امراء کرام کی خدمت میں گزارش ہے کہ ان کے ضلع یا حلقہ میں کوئی ایسی جماعت ہے جہاں خطبہ نمبر نہ جاتا ہو تو دفتر الفضل کو جلد مطلع فرمائیں تا ایسی جماعت میں خطبہ نمبر کی ترسیل کا انتظام کیا جا سکے۔ (مینیجر الفضل)

قواعد وصیت

• موصیان کی راہنمائی کے لئے دفتر وصیت نے قواعد الوصیت چھاپ کر تمام موصیان کے لئے بھجوا دیئے ہیں۔ اگر کسی موصی کو قواعد نہیں ملے تو وہ امیر صاحب ضلع سے رابطہ کرے اور اُن سے حاصل کرے۔ ان قواعد کو اچھی طرح پڑھیں اور اُس کے مطابق وصیت کے تقاضوں کو پورا کریں
• قواعد الوصیت سے لاعلمی کی بنا پر اگر کسی شخص کی وصیت پر کوئی زد آتی ہے تو دفتر وصیت اسکا ذمہ دار نہیں۔ دفتر وصیت نے قواعد تیار کر کے تمام موصیان کے لئے بھجوا دیئے ہیں۔ اگر کسی موصی کو قواعد نہیں ملے تو وہ اپنے ضلع کے امیر صاحب سے رابطہ کریں اور قواعد حاصل کریں۔

سیکرٹری مجلس کارپرداز

وقفِ نو میں شامل بچوں کی تصاویر

ادارہ الفضل کا ارادہ ہے کہ وقفِ نو کی مبارک اور بابرکت تحریک پر جن احباب و خواتین نے لبیک کہتے ہوئے اپنے بچوں کو وقف کیا ہے۔ ان واقفِ زندگی بچوں کی تصاویر الفضل میں شائع کی جائیں۔ جملہ والدین سے درخواست ہے کہ وقفِ نو میں شامل اپنے بچوں کی پاسپورٹ سائز بلیک اینڈ وائٹ تصاویر ارسال فرمائیں۔ ہر تصویر کے پیچھے بچے کا نام ولدیت۔ مقام۔ تاریخ پیدائش ضرور لکھیں۔ (ادارہ)

لاہور کے احباب کیلئے ضروری اطلاع

لاہور کے جو احباب الفضل کا روزانہ کا پرچہ یا خطبہ نمبر جاری کروانا چاہتے ہوں یا اشتہارات الفضل میں دینے کے خواہش مند ہوں وہ ہمارے نمائندے مکرم عبد المالک صاحب سے دار الذکر میں رابطہ قائم فرمائیں۔

(مینیجر الفضل)

ڈرائیونگ سیکھئے

رابطہ کیلئے
فضل نیوز ایجنسی اقصیٰ چوک ربوہ فون ۹۸۷
یا
چوہدری منیر رحمان ۲/۳۵ محلہ باب الابواب ربوہ سے رجوع فرمائیں فون نمبر ۳۰۹

القیصر نفیس زری ٹیلرز

احمدیہ مارکیٹ۔ گولبازار ربوہ
•۔ برقعہ •۔ سوٹ •۔ ساڑھیاں •۔ دوپٹے
•۔ غرارہ سیٹ •۔ میکسی •۔ سلمہ ستارہ
•۔ کشیدہ کاری اور کڑھائی کا مرکز

☆ نرینہ اولاد سے محروم ☆ بے اولاد ☆ اٹھراء ☆ سوکھا ☆ گرمی ☆ گیس کا علاج کرنے والے

۱۹۱۱ء سے مصروفِ خدمت مشہور دواخانہ (رجسٹرڈ)

زیر نگرانی: حکیم عبد الحمید اعوان ابن حکیم نظام جان
چوک گھنٹہ گھر گوجرانوالہ
پوسٹ بکس نمبر ۱۹۰
فون نمبر ۰۴۳۱-۷۴۸۴۴، ۷۶۴۹۷

برانچیں
•۔ اقصیٰ چوک (نزد لیٹر بکس) ربوہ
•۔ چوک قلعہ کالروالہ تحصیل پسرور ضلع سیالکوٹ
•۔ نزد پرانی کوتوالی حضوری باغ روڈ ملتان
پوسٹ بکس نمبر ۴۹۸
فون نمبر ۰۶۱-۳۱-۲۶
خواتین کیلئے معائنہ کا بھی معقول انتظام ہے

Digitized By Khilafat Library Rabwah

دوا تدبیر ہے اور
دعا اللہ تعالیٰ کے فضل کو جذب کرتی ہے

•۔ ہمدردانہ مشورہ
•۔ اور قابل اعتماد
اصولی علاج کیلئے

مطب ناصر دواخانہ (رجسٹرڈ)

گولبازار ربوہ
پوسٹ بکس نمبر ۶ — فون نمبر ۶۳۴

مکمل فہرست ادویہ مع جنتری مفید طبی معلومات پر مشتمل مفت طلب فرمائیں

خریدارانِ الفضل سے ایک گذارش

ایسے خریداران جن کو الفضل بذریعہ ڈاک ملتا ہے ان کی خدمت میں گذارش ہے کہ ایسے احباب ڈاک کی بجائے اپنے شہروں کی ایجنسی سے پرچہ لیں تو پرچہ بحفاظت ان تک پہنچانا آسان ہو جائے گا۔ اس صورت میں آپ کو ماہ بماہ بل ادا کرنا ہوگا۔

یہ سہولت سردست انہی شہروں میں دی جاسکتی ہے۔ جہاں الفضل کی ایجنسیاں قائم ہیں۔ اگر آپ اس طریق سے اتفاق کریں۔ تو پہلے دفتر الفضل کو مطلع کرنا نہ بھولیں تاکہ آپ کا چندہ ایجنسی کے حساب میں شمار کر لیا جائے۔

(مینیجر الفضل)

خارش خشک ہو یا تر

صرف تین یوم میں آرام

فون ۹۰۵

نصرت دواخانہ بالمقابل ایوان محمود ربوہ

ہر قسم کا مال خریدنے کیلئے

گلشن بیکری

پر تشریف لائیں۔
نزد ایوانِ محمود ربوہ

آپ کی اولادوں کیلئے

اپنی اولادوں کے دلوں میں دین کی رغبت پیدا کرنا اور اسے دیندار بنانا بھی ایک رنگ میں صدقۂ جاریہ ہے اور دینی رغبت پیدا کرنے کیلئے دینی لٹریچر کا مطالعہ ضروری ہے۔ بغیر اس کے دین سے رغبت پیدا نہیں ہو سکتی۔

الفضل اس بارہ میں آپ کا بہت بڑا معاون اور مددگار بن سکتا ہے۔ آپ اپنے گھر الفضل منگوا کر اپنی اولاد کے دلوں میں دین کی رغبت پیدا کرنے کا سامان کیجئے۔ یہ آپ کے لیے صدقۂ جاریہ ہو گا۔

(مینیجر)

بیکری، کنفکشنری، شربت آئس کریم
سوڈا واٹر۔ چاولوں اور کھانوں کیلئے

ایس کے اے کیمیکلز فیصل آباد کے

• فوڈ کلرز اور ایسنس ہمیشہ استعمال کریں

SKA

سول ڈسٹری بیوٹرز

داؤد ٹریڈرز

گول صابن والا
فیصل آباد

فون: ۲۳۲۵۸

کہکشاں ہاؤسنگ سکیم

(حکومت پنجاب سے منظور شدہ)

• **مجید بلاک** کی خریداری کیلئے ہم سے رجوع کریں

•۔ ہمیں دارالصدر، دارالرحمت اور ناصر آباد میں خالی پلاٹ فوری طور پر درکار ہیں فروخت کرنے کے خواہشمند ہم سے رابطہ کریں • ۔ زرعی و سکنی جائیداد کی خرید و فروخت کیلئے ربوہ کا سب سے پہلا اور با اعتماد ادارہ

احمد اسٹیٹس (رجسٹرڈ) ربوہ

فون دفتر: ۵۳۵

ASTHMA COURSE	۶۰/-	دمہ کورس
BODY BUILDING COURSE	۴۵/-	باڈی بلڈنگ کورس
DWARFISHNESS COURSE	۱۰۰/-	چھوٹا قد کورس
EYESIGHT COURSE	۷۵/-	کمزوری نظر کورس
LEUCODERMA COURSE	۱۰۰/-	پھلبہری (برص) کورس
OBESITY COURSE	۶۰/-	موٹاپا کورس
PILES COURSE	۴۰/-	بواسیر کورس
BABY GROWTH COURSE	۲۵/-	بے بی گروتھ کورس

کیورٹیو ادویات کے بڑے سٹاکسٹ

• کراچی: صدر دواخانہ بالمقابل ایمپریس مارکیٹ صدر • حیدرآباد: رؤف ٹریڈنگ کمپنی ایڈوانی گلی
• کوئٹہ: نقشبندیہ میڈیکل اینڈ جنرل سٹور شارع اقبال • ملتان: ہومیو ڈاکٹر الطاف حسین ملک صدر بازار
• بہاولپور: بخاری کلینک ماڈل ٹاؤن بی • فیصل آباد: کریم میڈیکل ہال گول امین پور بازار
• لاہور: شیراز میڈیکل اینڈ ہومیو سٹور نکلسن روڈ نزد بوہڑ والا چوک
• گوجرانوالہ: کیورٹیو میڈیسن سروسنز گلی حاجی عبد العزیز باغبان پورہ
• سیالکوٹ: ڈان ڈرگ ہاؤس ریلوے روڈ • سرگودہا: عابد ہومیو پیتھک سٹور اردو بازار بلاک ۱۱
• راولپنڈی: جرمن لیبارٹریز بوہڑ بازار • پشاور: اختر میڈیکل سٹور ہسپتال روڈ

کیورٹیو میڈیسن ربوہ

فون — سیلز آفس ۷۷۱، کلینک ۶۰۶، رہائش ڈاکٹرز ۶۰۷

صد سالہ جشنِ تشکر کے موقعہ پر

الفضل کا خصوصی نمبر

صد سالہ جشنِ تشکر کے مبارک موقعہ پر روزنامہ الفضل ربوہ ایک خصوصی ضخیم نمبر شائع کر رہا ہے جس میں اس موقع کی مناسبت سے اہم تحریرات شاملِ اشاعت ہوں گی۔

مشتہرین حضرات سے گزارش ہے کہ اس خصوصی نمبر کیلئے اپنے اشتہارات ۱۰؍فروری ۱۹۸۹ء تک بھجوادیں۔

مینیجر الفضل

نرینہ اولاد سے محروم، بے اولاد، مرض اٹھراء کی شکار دکھیا عورتوں کے لیے

۱۹۱۱ء سے ایک ہی نام

دواخانہ حکیم نظام جان

ہیڈ آفس: چوک گھنٹہ گھر گوجرانوالہ
پوسٹ بکس ۲۲۲
فون: ۳۹۹۷

حکیم نظام جان صاحب کے فرزند حکیم انوار احمد جان

•۔ ہر ماہ کی ۵-۶-۷ تاریخ کو کوٹھی ۱ دارالعلوم غربی ربوہ
•۔ ہر ماہ کی ۸ تاریخ کو بالمقابل شاہ تاج شوگر ملز منڈی بہاؤالدین
•۔ ہر ماہ کی ۱۲ تا ۱۸ تاریخ کو ۲-بی روڈ بالمقابل شیش محل بس سٹاپ یو پی ایل بالائی منزل لیاقت آباد کراچی نمبر ۱۹

اور

•۔ ہر ماہ کی ۲۵ تا ۲۸ تاریخ کو چوک جان محمد معصوم شاہ روڈ ملتان میں مطب فرماتے ہیں

ہر جگہ خواتین کیلئے معائنہ کا انتظام ہے

مینیجر: دواخانہ حکیم نظام جان
اقصیٰ چوک کالج روڈ ربوہ
فون: ۵۵۸